

سائل و مسائل

سورۃ بقرہ کی آیت ۲۴۳ کی تشریح

سید ابوالاعلیٰ مودودی

سوال ۱۔ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۴۳ - اَلْعَرَبُ اِلَى الَّذِيْنَ خَوَّجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُولُوْٓا۟ حَذَرَ الْمَوْتِ - کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے حاشیہ ۲۶۶ تحریر فرمایا ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کے اس خروج کی طرف اشارہ ہے جس کے بعد انہوں نے فلسطین میں جہاد لانے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو معزائے سینا میں نظر بند کر دیا۔ ان کے مرنے کے بعد ان کی نئی نسل جو ان ہرقتی انہوں نے حضرت یوشع کی قیادت میں فلسطین کو فتح کیا۔ یہ واقعہ تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن آیت زیر بحث کا انطباق اس واقعہ پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس آیت میں خوفِ موت کو علتِ خروج قرار دیا ہے۔ بلکہ مصر سے بنی اسرائیل کی خروج کی علتِ خوفِ موت نہ تھی بلکہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا حکم تھا۔ وَ اِذْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ - دوسری بات یہ کہ آیت زیر بحث میں خروج کو قابلِ مذمت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن مصر سے خروج قابلِ مذمت نہ تھا۔ بلکہ ہجرت تھی۔ تیسری بات یہ کہ ۱۔ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُكُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ كَمَا كُنْتُمْ - بلکہ ہجرت تھی۔ تیسری بات یہ کہ ۱۔ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُكُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ كَمَا كُنْتُمْ کے الفاظ کا مقبدر مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں پر موت طاری کر دی گئی، انہیں کو پھر زندہ کر دیا گیا۔ میں نے تمہیں کبھی مٹا کر نہیں بھیجا تھا۔ آپ والی بات نہیں ملی۔ بلکہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف اشارہ بتاتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ طاعون کے خوف سے بھاگتے ہوئے نکلے۔ راستہ میں ان کو موت دی گئی۔ پھر انہیں کو زندہ اٹھایا گیا۔ مہربانی فرما کہ اس اشکال کو حل فرمائیں۔

جواب :- سورہ بقرہ کی جس آیت کی تشریح پر آپ نے اشکال کا ذکر کیا ہے اس کے الفاظ بجائے خود اسی تشریح کے مقتضی ہیں۔ اور مزید برآں آگے کا سلسلہ کلام بھی اسی کا تقاضا کرتا ہے۔

خَوَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَارْحَضُوا أَلْمُوتِ کے درمیان وَهَهُمُ الْكُوفُ پر غور فرمائیے۔ اگر گھروں سے نکلنے کا سبب طاعون یا کسی وبا سے مر جانے کا خوف ہوتا تو یہاں وَهَهُمُ الْكُوفُ کہنا بے معنی ہوتا۔ کیونکہ ایسی موت کا خوف دس بیس آدمیوں کو بھی ہو سکتا ہے اور سینکڑوں آدمیوں کو بھی۔ اور یہ ایسی چیز نہیں ہے جس پر عبرت دلانے کے لیے ان لوگوں کو ہلاک کر دینے کا ذکر کوئی اہمیت رکھتا ہو۔ وَهَهُمُ الْكُوفُ کے الفاظ اس مجملے میں مان طور پر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں مہونے کے باوجود موت کے خوف سے بھاگ نکلے۔ الْكُوفُ کا لفظ دس ہزار سے زیادہ کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسی لیے بہت زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود ان کا بھاگ نکلنا اسی صورت میں قابلِ مذمت ہو سکتا ہے جب کہ وہ کسی دشمن کے مقابلے سے اس بزدلی کی بنا پر بھاگے ہوں کہ جان انہیں بڑی پیاری تھی اور موت سے وہ ڈرتے تھے۔ اس کے بعد یہ ارشاد کہ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ لازمی طور پر یہی معنی نہیں رکھتا کہ جن لوگوں کے حق میں ہلاکت کا فیصلہ کیا گیا ہو، وہی پھر زندہ کر دیے گئے ہوں۔ ایک قوم کے معاملے میں جب یہ بات کہی جائے گی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے خوفِ موت رکھنے والوں کو اسی موت کا مزہ چکھا دیا جائے جس سے وہ ڈرتے تھے۔ اور اسی قوم کے دوسرے افراد کو وہ زندگی بخش دی جائے جس سے وہ موت سے بے خوف ہو کر غنیمت کا مقابلہ کریں۔ آگے کی آیت وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْآمِينَ۔ اس مقصود کلام کو واضح کر دیتی ہے کہ مسلمانوں کو یہ واقعہ سنا کہ راہِ خدا میں لڑنے کی ہمت دلائی جائے۔ اس سلسلہ کلام میں طاعون یا کسی وبا سے مرنے کے خوف کا آخو کیا محل ہے۔

رہی یہ بات کہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کا اصل سبب خوفِ موت نہیں، بلکہ حکمِ ہجرت تھا، تو اس کے باوجود میں یہ امر غور طلب ہے کہ مصر میں کثیر التعداد مہونے کے باوجود ان کو لڑ کر اپنی جان و مال بچانے کا حکم دینے کے بجائے ہجرت کا حکم کیوں دیا گیا؟ اس کی وجہ ظاہر ہے یہی تھی کہ وہ فرعون اور آلِ فرعون سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ بدترین مظالم سر رہے تھے اور آف نکرتے تھے، بلکہ حضرت موسیٰ سے وہ

ام لٹی شکایتیں کر رہے تھے کہ آپ کے آنے سے تو ہم اور مصیبت میں پڑ گئے ہیں۔

تفہیم القرآن میں لفظ "تسویل" کے مختلف معانی

سید ابوالاعلیٰ مودودی

سوال :- تفہیم القرآن کے دو مقامات پیش نظر ہیں :-

۱۔ سورہ یوسف کی دو آیتیں یعنی ۱۸ اور ۸۳: قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْ أَفْصَبُ جَبِيلٌ۔

آنجناب نے دونوں مقامات پر یہ ترجمہ کیا ہے:

"پس کہ ان کے باپ نے کہا: بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک بڑے کام کو آسان بنا دیا۔ اچھا صبر کرو گا اور بخوبی کروں گا۔"

باپ نے یہ داستان سن کر کہا: "دراصل تمہارے نفس نے تمہارے لیے ایک اور بڑی بات کو سہل بنا دیا ہے۔ اچھا اس پر بھی صبر کروں گا اور بخوبی کروں گا۔"

۲۔ سورہ طہ کی آیت ۱۹۶: وَكَذَلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي!

اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"میرے نفس نے مجھے کچھ ایسا ہی سمجھایا ہے۔"

یہاں بھی وہی "سولت" ہے لیکن ترجمہ مختلف ہے۔ حالانکہ دونوں جگہ اس فعل کا فاعل

"الفن" یا اس کا واحد "نفس" ہے۔ تسویل تسہیل کے معنوں میں تو نہیں آتا۔ آنجناب کی تصریح

کا خواستگار اور منتظر ہوں۔

جواب :- سورہ یوسف کی آیات ۱۸ اور ۸۳ میں سَوَّلَتْ کا جو مفہوم میں نے بیان کیا ہے وہی علامہ

زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

سَوَّلَتْ (سَهَّلَتْ) مِنَ السَّوْلِ وَهُوَ لَا سَتَرَ جَاءَ (لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْ) عَظِيمًا (رَتَبْتُمُوهُ

مِنْ يَوْسُفَ وَهَوَّيْنَتْهُ فِي أَعْيُنِكُمْ)

سَوَّلَتْ کے معنی سہلت کے ہیں یعنی آسان کر دیا (اس کا مادہ سَوَّلَ ہے، یعنی نرم ہو جانا،

مجھک جانا، تمہارے نفوس نے تمہارے لیے اس مجاہدی کام کو جس کا ارتکاب تم نے یوسف کے معاملے میں کیا اور تمہاری لگا ہوں میں اُسے معمولی چیز بنا دیا۔]

بخلاف اس کے سورۃ طہ کی آیت ۹۶ میں سوکت کا وہ مفہوم موقع و محل سے مناسبت نہیں رکھتا، جو سورۃ یوسف کے ترجمے میں اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ یہاں سامری اپنی صفائی پیش کر رہا ہے۔ اس لیے یہاں میں نے تسویل کو تحسین کے معنی میں لیا ہے۔ اور اس کی گنجائش بھی لغت میں موجود ہے۔

التسویل، تحسین الشئ وتزینہ الی الا انسان لیفعله او یقولہ
(تسویل کے معنی یہ ہیں کہ کسی شے کو انسان کے لیے خوشنما اور مرزین بنا دیا جائے تاکہ وہ اسے کرے یا کہے)

گویا سامری یہ کہہ رہا ہے کہ میرے نفس نے ہی کچھ میرے سامنے ایک اچھے کام کی حیثیت سے پیش کیا۔

اسی مفہوم کو میں نے سمجھانے کے لفظ سے ادا کیا ہے۔ اردو زبان میں ایسے مواقع پر سمجھانا قریب قریب اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، جس میں تسویل کا لفظ عربی زبان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے، ”یہی مصلحت دی مجھ کو میرے جی نے“

امام راعب نے بھی اپنی مفردات القرآن میں تسویل کے معنی تزیین و تحسین بیان کیے ہیں وہ لکھتے ہیں:
التسویل، تزیین النفس لما تحض علیہ وتصویر القبیح منه بصورۃ الحسن۔

تسویل سے مراد یہ ہے کہ انسان کا نفس اپنی انگیخت کو اس کے لیے مرزین کر دے اور برائی کو اس کے لیے خوبصورت بنا کر پیش کر دے

قاموس میں ہے: سوکت له نفسه كذا: زینت و الاصول من فی اسفله استرخاد۔

لین LANE نے اپنی لغت کا قاموس میں سؤل کے معنی درج کیے ہیں۔

MADE IT APPEAR EASY TO HIM

اس بات کو اس کے لیے آسان بنا دیا